خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 111

Track 1

Time 54:40

۱۔امانت اورعلم الاسماء میں کیا فرق ہے ؟

یہ بات کئی مر تبہ زیر بحث آچکی یت کہ آدم اور دو سری مخلوق میں اللہ تعالیٰ نے کو ن سی امتیازی بات رکھی ہے جس کی وجہ سے انسان او ر اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ عزیز ہے ۔اور تمام مخلوقات سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی قربت کا تجزیہ اسے عطا ہوا ۔اس بات کو قرآن پاک نے کئی کئی طرح بیان کیا ہے ۔پہلے سپا رے سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ میں سب کو اکٹھا کر کے کیونکہ اس میں جن کا بھی تذکرہ آجا تا ہے کسی جن نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نے قبولی کی اور اللہ تعا لیٰ تو یہ پتہ چلتا ہے جب اللہ تعالیٰ نے یہ بات فرما ئی میں زمین پر اپنا نا ئب اور خلیفہ بنا نے بنانے والا ہوں یعنی ایک ایسی مخلوق جیسے میں نے پیدا کی ہے جس مخلوق میں کچھ افراد میرے دئیے ہو ئے اختیارات کو استعمال کریں گے ۔نیا بت اور خلا فت کا مطلب ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مر ضی اور مشن کے مطابق جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا جنات اور فرشتوں کے سا منے زمین پر میں اپنا نائب اور خلیفہ بنانے والا ہوں نائب اور خلیفہ تو فرشتوں نے فرمایا کہ صاحب یہ جو آپ نا ئب اور خلیفہ اس کو بنا رہے ہیں آدم کو اس کے اندر جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں ہیں جس جن عنا صر کے جس عنا صر کے مجموعہ سے تر کیب سے اس کی تخلیق ہو ئی ہے اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ تو بڑا زمین پر فساد بر پا کر دے گا ۔خون خرابہ کر ے گا مرا د یہ ہے کہ آپ جس کو خلیفہ بنا رہے ہیں یہ تو آپ کا جو ذہن ہے آپ کی جوایک اللہ تعالیٰ کی بنا ئی ہو ئی جو حکمت ہے جو کا ئنات میں قوانین کام کر رہے ہیں اس کے خلاف زمین پرفساد کر ے گا ۔آپ کے خلاف کر ے گا ۔اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اس بات کو یہ کہہ کے رد نہیں فرمایا کہ نہیں نہیں فساد نہیں کر ے گا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو سرے سے بیان ہی نہیں کیا کہ فساد کر ے گا نہیں کر ے گا بلکہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے طریقہ یہ اختیار کیا کہ آدم کو وہ علوم سیکھا دئیے جو علوم نہ فرشتے جا نتے تھے اور نہ جنات جا نتے تھے ۔یہ بات کیسے پتہ چلی کہ صاحب اللہ تعالیٰ نے وہ علوم سیکھا دئیے جو فرشتے اور جنات نہیں جا نتے تھے ۔یہ بھی ایسی انہیں آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو علم الاسماء سیکھا یا ...وعلما آدم الاسمائ...اور آدم سے یہ کہا کہ بھئی یہ جو ہم نے تمہیں علوم سیکھا ئے ہیں تم یہ بیان کرو تو آدم نے وہ علوم بیان کر نا شروع کئے علم الاسماء یعنی اللہ تعالیٰ کی تخلیقی صفات اللہ تعالیٰ

کی وہ صفات جن صفات کی بنیاد پر یہ کائنات تخلیق ہو ئی اور جن صفات کی
بنیاد پر کائنات چل رہی ہے دیکھئے بات یہ ہے ...عربی آیت ...یہ بات جو ہے
ہمیں سامنے رکھنی ہو گی کہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرما رہے کہ مخلوق بنا رہا
ہوں میں ایک آدم بنا رہا ہوں نہیں اللہ تعالیٰ فرمار ہے ہیں میں زمین پر اپنا نا
ئب اور خلیفہ بنا رہا ہوں ایسی ہستی کو تخلیق کررہا ہے جو میرے نیابت کے
فرا ئض پو رے کر ے گی اور جب آدم نے وہ علوم اللہ تعالیٰ کے سیکھا ئے ہو ئے
علوم بیان کئے تو فرشتوں نے بر ملا اس بات کا اقرار کیا کہ کہ صاحب ہم تو اتنا
ہی جانتے ہیں جتنا آپ نے بتا دیا اور اس بنیاد پر آدم کو جو علوم اللہ تعالیٰ نے
عطا کر دئیے ہیں فرشتے ان سے نہ واقف ہیں اس بنیاد پرفرشتوں نے آدم کی
حاکمیت کو قبول کیا ہسجدہ کرلیا سجدے سے مرا د وہایے نہیں ہے کہ اللہ
تعالیٰ یہ کہہ رہے ہیں کہ بھئی یہ آدم جو ہے میرا نائب خلیفہ ہے لہذا اسے
سجدہ کر لو خدا مان لو ، میں رب العالمین مان لو مطلب یہ نہیں ہے سجدے
سے مرا دیہ ہے جھک جا ئو جھکنے سے مرا د یہ ہے کہ اس کی بڑا ئی کو اس کی
فضلیت اس کی حیثیت اور اس کے اقتدار کو جوہم اسے دینا چا ہا رہے ہیں اور
ان اختیارات کو جن اختیارات کو ہم نے بحیثیت نائب اور خلیفہ کی حیثیت سے
منتقل کر دئیے ہاس کے سامنے جھک جا ئو جھکنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی
عظمت کو تسلیم کر و فرشتے نے ایسا ہی کیا جنات نے بھی آدم کی حاکمیت کو
قبول کر لیا لیکن جس جن نے یا جس جنات نے آدم کی حاکمیت کو قبول نہیں کیا
...عربی آیت ...جو اس نے کبر کیا وہ کا فروں میں سے ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے
اسے نا پسند کیااوراس کو کہا کبر کہاہاور اس سے کہا کہ بھئی کیونکہ حاکمیت
کو قبول نہیں کیا اس نے اس بات کی تسلیم ہی نہیکی کہ آدم کو علم عطا کئے
جو کا ئنات میں کو ئی بھی نہیں جا نتا تھا اللہ کے علاوہ تو یہ علم الاسماء جو ہے
اصل اللہ تعالیٰ کی صفات ہے وہ صفات جن صفات سے یہ کا ئنات آدم سے پہلے
بھی تھی اور آدم کے بعد بھی ہے اب آپ یہ نہیں سمجھئے کہ آدم سے پہلے یہ کا
ئنات نہیں تھی یا اللہ کی صفات نہیں تھی یا اللہ کی صفا تی علوم کا عمل کہیں
داخل نہیں تھا ایسا نہیں تھا کا ئنات پو ری موجود تھی فرشتے بھی مو جو دتھے
جنات بھی مو جو د تھے اور اللہ تعالیٰ کی جو فضلیت ثابت ہو تی ہے وہ اس بنیاد
پر ثابت ہو تی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو وہ خصوصی علوم سیکھا ئے جن علوم
سے نہ فرشتے واقف ہیں نہ جنات واقف ہیں اور نہ کو ئی مخلوق واقف ہے ۔
اور جب آدم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی علوم منتقل کر دئیے سیکھا دئیے یعنی
تخلیقی اختیارات آدم کو منتقل کر دئیے دیکھئے تخلیقی اختیارات منتقل کر نے کا
مطلب یہ نہیں کہ وہ بندے خالق ہو جا تا ہے خالق تو وہی رہے گا جس نے
اختیارا ت منتقل کردئیے اب اللہ تعالیٰ نے فرمایا احسن خلقین ...میں سب تخلیق
کر نے والوں میں بہترین خالق ہوں ۔ اب اس کا مطلب یہ نہیں کہ دو سرے لوگ
جو تخلیق کر تے ہیں وہ بھی خدا ہو گے خدا تو رب العالمین تو وہ ہے جو قادر
مطلق ہے اور اس کے بنا ئے ہو ئے قانون اس کے دئیے ہو ئے علوم اور اس کے دیئے

ہو ئے اختیارات سے اس کی بنائی ہو ئی چیزوںتصارف ہو میں وہ اس کے نا ئب
اورخلیفہ ہو تے تو وہ اب دیکھئے کہ ایک آدمی کہتا ہے صاحب میں بجلی کا خالق
ہوںہوا کہے سکتا ہے کو ئی بجلی کا خالق ہوں سوال یہ ہے کہ بجلی کا تعلق
اگر پا نی سے ہے پا نی کے تھا لے سے تو اس کوجب چلا تے ہیں تو اس میں ہیٹ
پیدا ہو تی ہے ہتو پا نی بھی پہلے سے اللہ نے پیدا کیا ہو ا ہے ہتھرمائین جو
چیزیں ہیں مثلاً لو ہا ہے میگنٹ ہے مثلاً تار ہے ہوہ بھی اللہ کی بنا ئی ہو ئی
ہے اب ایک تا رو ں کے بجا ئے اس میںکھمبے آ جا تے ہیں کھمبے ایڈ منسٹریشن کے
بجلی کے پھر اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے گریجویشن بنا تے ہیں پھر اسے تقسیم کر
تے ہیں کہ بجلی کی طا قت کو کم کر تے ہیںپھر اسے تقسیم کر تے ہیں پھر
گھروں میں آپ دیکھتے ہیں کہ پہلے اسٹیشن بنتے ہیں ہچھوٹے چھوٹے پر سب کے
بعد گھروں میں میٹر لگتے ہیں بلب لگتے ہیں رو شنیاں ہو تی ہیں اب ظاہر ہے
جس آدمی نے بجلی کو ایجا د کیا وہ یہ کہے سکتا ہے میں بجلی کا خالق ہو ں
اورآپ سے منع بھی نہیں کر سکتے لیکن سوال یہ ہے کہ وہ بجلی کے خالق
ہوں ہلیکن سوال یہ ہے کہ بجلی کے خالق نے جو تخلیق کی پہلی جو تخلیق کی
اس میں تو وہی ساری چیزیں کام کر رہی ہیں جو تخلیق اللہ تعالیٰ نے کی ہاگر
رب العالمین پا نی پیدا نہ کر تے ،لو ہا پیدا نہ کر تے، مگنیٹ پیدا نہ کر تے ،ربڑ پیدا
نہ کر تے جو بجلی کے تار کے اوپر لپٹی جا تی ہے تو پیدا تو اللہ نے کیا اللہ کے بنائے
ہوئے وسائل کو ایک جگہ جمع کر کے اس سے ایک چیز تخلیق کی خالق تو اسے
آپ کہے گے لیکن خالق تو بن گیا وہ خالق ہے خالق کا ئنات نہیں بنا خالق کا ئنات
کا نمائدہ تو آپ اسے کہے سکتے ہو ہاب مثلاًایک ما ں ہے اب ہم سب بیٹھے ہیں
اپنی ما ئوں کے شہزادے ہیں اگر تجزیہ کیا جا ئے اولاد کا بچے کا خود اللہ تعالیٰ نے
قرآن پاک میں اس کی وضاحت کی ھوالذی …یہ بھی بتا یا پہلے کیا ہو تا ہے پھر
لقمہ ہو تا ہے پھر لوتھرا ہو تا ہے، پھر گو شت ہو تا ہے پھر ہڈیاں ہو تی ہیں
پھر یہ ہوتا ہے پھر وہ ہو تاہے ہسب جانتے ہیں کہ ماں کا جو دودھ ہے وہ بچے
کے لئے وسائل بنتا ہے ہماں کا خون یہی بچے کا گو شت بنتا ہے ماں کا کچھ او ر
خون مل کر ہڈیاں بن جا تی ہیں ماں کا خون بچے کے بال بن جا تے ہیں یہی ہا
تھ آنکھیں بن جا تی ہیں ہاگر ماں کا خون بچے کے اندر منتقل نہ ہو ایک قاعدے
ضابطے کے تحت نو مہینے تک منتقل نہ ہوتا رہے ہبچے کی پیدا ئش نہیں ہو گیہ
اس لئے نہیں ہو گی کہ اللہ تعالیٰ نے وہ ا یک ذیلی تخلیق کے لئے ایک ذیلی خالق
بھی اللہ نے بنایا خالق سے مرا د وہ خالق نہیں جو اللہ ہے بلکہ اللہ کے بنا ئے ہو
ئے وسائل کواکٹھا کر کے جا ن بو جھ کر یا بغیر جا نے بو جھے کو ئی چیز بنا لینا
اس کو اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں کہ ہم احسن و خلقین… ہیں تخلیق کر نے والوں
میں بہترین خالق اللہ ہے خالق اول، خالق اعلیٰ خالق ہے ایسا خالق جو قادر
مطلق ہے جو چا ہے جب چا ہے جس طرح چا ہے اولٹ کر دے پلٹ کر دے اب ماں
کو ظاہر ہے خالق کے علاوہ کچھ نہیں کہے سکتے ماں ہماری خالق ہے بلا شبہ
لیکن ہم ماں کو اللہ نہیں کہے سکتے نہ ماں کو رب کہے سکتے ہیں حالانکہ

دیکھئے اس نے کام سارا وہی کیا اب دیکھئے آپ اللہ تعالیٰ وسائل پید اکرتے
ہیںزمین میں بندوں کے لئے وسائل پیدا کر تا ہے اگر زمین نہ ہو زمین میں ہمارے
لئے وسائل فراہم نہ کئے جا ئیں جو کام اللہ کر رہا ہے وہ کام اللہ ایک ماں سے
لے رہا ہے کہ ماں کے پیٹ میں بچہ ہے ماں کے ذریعے اسے ہر وہ چیز معیاثر ہو
رہی ہے جس کو خوبصورت تصویر سامنے آئی اپنا ماں کا عمل داخل ہو گیا اب
دودھ کیا ہے سب ہی کچھ ہے دودھ میں کہاں سے مل رہا ہے یہ سب کچھ یہ
جو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ کے دئیے ہو ئے اختیارا ت انسان استعمال کر ے
اور اللہ تعالیٰ کی مشعت کے تحت اب ماں کو اللہ تعالیٰ نے تخلیقی اختیارات دئیے
اب بچے ماں سے اللہ تعالیٰ پیدا کر تا ہے وہی سارے احساسات اور جذبات منتقل
کر دئیے جن جذبات اور احساسات کی ضرورت ہے بچے کو تو یہ جو سوال ہے کہ
صاحب علم الاسما ء اللہ تعالیٰ نے عطا فرما یا ہےجو علوم آدم کو عطا کر دئیے
ہیںجو علوم کا ئنات میں آدم سے پہلے کسی کوحاصل نہیں تھے اب یہ ہے کہ آدم
کے بعد کیا ہو تا ہے وہ علوم کسی اور کو منتقل ہو تے ہیں یا پھر کو ئی چو تھی
مخلوق بنتی ہے ایسی مارے تو کو ئی مخلوق کچھ نہیں کہہ سکتا اس لئے کہ اللہ
تعالیٰ نے خود اس میں پر دہ رکھا ہو اہے وہ ایک دعا حضور قلندر بابااولیا ء فرما
تے تھے کہ رسول اللہﷺ کی دعا ہے یا اللہ تجھے تیرے ان ناموں کا واسطہ جو تو نے
مجھے کہنے کے لئے سیکھا ئے اللہ تعالیٰ تجھے تیرے ان ناموںکا واسطہ اے اللہ
تعالیٰ تجھے تیرے ان ناموںکا واسطہ جومیرے بعد آنے والوں کو سیکھا ئے اب یہ بڑی
غور طلب بات ہے نبوت ختم ہو گئی اور ان کی تکمیل ہو گئی پھر حضور علیہم
الصلوٰ ۃ والسلام کا یہ فرمانہ اے اللہ! تجھے تیرے ان ناموںکا واسطہ جومیرے بعد
آنے والوں کو سیکھا ئے یہ غور طلب بات ہے پھر یہ اسی دعا میں حضو ر فرما تے
ہیں یااللہ تعالیٰ تجھے تیرے ان ناموںکا واسطہ جو تو نے اپنے لئے محفوظ کر ے ہ
اب یہ جو اللہ تعالیٰ کے نام ہیں ظا ہر ہے اللہ تعالیٰ کے علوم ہیںاب لاکھوں کھر
بوں اربوں سال سے دنیا چل رہی ہے پہلے جب آدم نہیں تھا جب بھی یہ دنیا تھی
اب ہو سکتا ہے آدم کے بعد اللہ تعالیٰ کا میزاج ہے تو اس کا پتا نہیں ہے کسی
اب اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے ہوسکتا ہے ایک پا نچوی مخلوق بھی پیدا کر دے کی
مخلوق ہو اس کا اللہ تعالیٰ کو پتا ہے اللہ تعالیٰ تجھے تیرے ان ناموںکا واسطہ
جو تو نے اپنے لئے محفو ظ کئے ہتو یہ ا نسان کا جو شرف ہے وہ اس بنیاد پر ہو
اکہ انسان سے پہلے جو علوم اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اور جنات کو سیکھا دئیے
تھے اس سے ہٹ کر نئے علوم اللہ تعالیٰ نے آدم کو بھی سیکھا ئے اور ایسے علوم
ہیںجو کا ئنات میں آدم کے علاوہ کسی کو نہیں پتا کیونکہ آدم کے علاوہ اس علوم
کو کو ئی نہیں جا نتا تھا اس جن علوم کی بنیاد پر آدم کا شرف آدم افضل ہے
فرشتوں سے آدم افضل ہے جنات سے چو نکہ مکرف مخلوق یا قابل تذکرہ
مخلوق وہی ہے جنات اور فرشتے جب ان سے ہی فضلیت حا صل ہو گئی تو آدم
کو تو اب ساری کائنات پر آدم کو فضلیت حاصل ہو جا ئے گی اس لئے کہ اور جو
دو سری چیز ہے وہ بحیثیت وسائل کے ہیںمثلاً پر ندے ہیں بکر یاں ہیں بھیڑ ہے گا

ئیں ہیں، بھنس ہیں، زمین ہے، گیہوں ہے درخت ہے، آسمان ہے، سورج ہے، ستا
رے ہیںیہ سب کیا ہیں ان سب کے اوپر آپ غور کر یں گے تو ان سب کو منشاہ
ہی یہ ہے کہ انسان کی خدمت گزاری میں لگے رہتے ہیں۔ اب اگر آسمان ہی
نہ ہو تو بتا ئیے کا ئنات کا کو ئی نسخہ نہیں جس کا بنتا ہے سورج ہی نہ ہو چا
ند ہی نہ ہو پھر آپ یہ دیکھتے ہیں سورج کی جو تپش ہے سورج کی جو دھوپ
ہے سورج کی جو رو شنی ہے اس کا منشاہ اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے کہ
انسان کو اس سے فا ئدہ پہنچتا ہے یا ان وسائل کو فا ئدہ پہنچتا ہے جو وسائل
انسان کے قابل ہیں چاند ہے چاند کی ٹھنڈک سے آپ افروس ہو تے ہیں لیکن
وہی چا ند کی جو چا ندنی ہی وہ آپ کے پھلوں میں مٹھا س پیدا کر تی ہے آپ
کو اجناس میں مٹھاس پیدا کر دے گا چاند ورنہ ہر چیز کڑ وی کڑ وی ہو گی کھا
نے کا تو یہ ساری چیزیں جو ہیانسان کے اندر جو زمین پر ہیں نظر آرہی ہیں
انسان کی خدمت گزاری میں مصروف ہے اربو ں کھربو ں سال ہو گئے دیکھئے
ایک نظام ہے سورج مشرق سے نکلتا ہے مغرب میں چلے جا تا ہے چا ند رات کو
ہی نکلتا ہے رات میں ہی اس کی ایسا نہیں ہوا کہ دن کے بارہ بجے چا ند نکلے
اور چا ندنی اب ایسا بھی نہیں ہوا کہ رات کے بارہ بجے سورج چمکنے لگے ا ب
دھوپ کی تپش محسوس کر نے لگے ایک نظام ہے اس نظام کے تحت یہ ساری
چیزیں کام کر رہی ہیں کیونکہ یہ ساری چیزیں انسان کی خدمت میں لگی ہو
ئی ہیں ہایک اس کا اصول بھی ہے ایک قاعدہ بھی ہے ایک ضابطہ بھی ہے اگر
قاعدہ ضابطہ کو ئی نہیں ہو تا تو چا ند سورج سے ٹکڑا جا تا سورج چا ند سے
ایسابھی نہیں ہو تا اب انسان کو آدم کو جوعلوم حاصل ہیں جو فرشتوں کو
حاصل نہیں ہیں تو اس کے علاوہ انسان کو وہ علوم بھی حاصل ہیں جو چا ند
سورج ستا روں کو حاصل ہے یا چا ند سورج ستا رے جس بنیاد پر اللہ تعالیٰ کے
اس نظام عمل میںمصروف ہیں وہ نظام بھی آدم جانتا ہے اور سورج کی گر دش
بھی جا نتا ہے ہانسان کا جو شرف ہے وہ اس بنیاد پر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس
کو وہ علوم سیکھا دئیے ہیں وہ علوم کا ئنات میں دو سری مخلوق کو حاصل
نہیں ہے دوسرا یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے آدم کو اپنی امانت
دی لیکن میں نے علم الاسماء سیکھا یا جہاں علم الاسماء سیکھا یا وہاں فرشتے
زیر بحث آتے ہیں جہاں میں نے جو تجھے علوم سیکھا ئے تو بیان کر اب جہاں
امانت کا اللہ تعالیٰ نے تذکر ہ فرما یا ہے ...عربی آیت ...اللہ تعالیٰ نے جب اپنی
امانت پیش کی خلیفہ بنایا زمین میں اور سموات میں زمین کے اوپر...عربی آیت
...سموات سے کہا بھئی یہ ہماری امانت ہے تو زمین نے انکا ر کردیا اب دیکھئے
جب زمین نے انکار کر دیا کہ آسمان میں بھی سموات تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ
انسان کے علاوہ آسمانوں میں جتنی بھی مخلوق ہے سب نے یہ کہہ دیا کہ
صاحب ...والارض...زمین کے اندر زمین کے اوپر زمین کی فضاء میں جتنی بھی
مخلوق ہے ہزمین کو سہا را دیا ہوا ہے اللہ میاں کہتے ہیں خیمہ بنا ہو ئے ہیں
تا کہ زمین توازن مثلاً گریویٹیٹ ہے اب انہوں نے بیان کیا کہ اس عدا لت کو جو

آپ عطا فر ما ئے ہو ئے ہیں ہم نے قبول کر لیا و اشفق...عربی آیت ...ہم تو
بالکل رذے رذے ہو جا ئیںہمارا تو وجود ہی ختم ہےاور انسان نے اس کو قبول کر لیا
اب یہ بڑی عجیب بات ہے اس میں ہم اپنے اندراتنی ساکت دیکھتے ہی نہیں
ہیںاوار جو ہم کچھ سمجھ رہے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم نے اس کو اپنالیا تو پھٹ جا
ئیں گے رذے رذے ہو جا ئیں گے ہمارے وجود ہی ختم ہوجا ئے گا تو انسان نے اس
کو قبول کر لیا انا ھو کان ...عربی ...اب یہ بڑی عجیب بات ہے اس میں کہ ایک
طرف تو انسان کو اللہ تعالیٰ نے وہ نعمت عطا کر دی ہے جو کا ئنات میں انسان
نے اس کو اٹھا لیا دو سری طرف یہ باتاور جب زمین میں کہ تو آسمانوں نے تو
انکا ر بجا ئے خود اس بات کی دلیل ہے کہ زمین او ر آسمان کے اندر اتنا شعور ہے
کہ وہ کسی چیز کو در کر سکے یا کسی چیز کو قبول کر سکے۔زمین کو تو آپ
زمین میں تو سب ہی چیزیں ہیں تو اس کا مطلب ہے جس طرح آسمانوں میں
اور زمین میں ایک شعور ہے اسی طرح پہاڑوں کے اندر بھی شعور ہے ہم یہ
کہتے ہیں پہاڑ بے جان ہیں جمے ہو ئے ہیںپہاڑ کے اندر بھی سوچنے سمجھنے
قبول کر نے یا رد کر نے کی صلاحیت اسی طرح موجود ہے جس طرح انسان کے
اندر ہے تو یہ بھی پتا چلا ہم جس چیز کو بے شعور سمجھتے ہیں وہ شعور بھی
ہیںبالکل وہ ایک طر ح سے جو انسان کا شعور ہے اس سے زیادہ عقلمند ہے تو
اس لئے کہ انہوں نے جب اس بات کو رد کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ نہیں
فرمایا بڑے بد نصیب ہیں بلکہ قبول نہیں کیا لیکن انسان نے جب اس کو اٹھا لیا
امانت تو کہنے لگے یہ تو بڑا جا ہل اور ظالم ہے تو اب امانت کیا چیز ہے بات یہ
سمجھ میں آتی ہے امانت ہے کیا چیز پہلے تو علم الاسماء کوآپ نے سمجھیعلم
الاسماء کیا ہے ؟علم الاسماء وہ علوم ہیں اللہ تعالیٰ کے جو اللہ تعالیٰ کی
صفات سے متعلق ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صفات جو ہے وہ تخلیقی فارمولے سے
بھی بہتر ہے ایک تو وہ علم ایک ہوا ہے کہ علم کو استعمال کرنا مثلاً ایک آدمی
وقالت پڑھ لیتا ہے او ر ان لوگوں سے وہ افضل بھی ہو گیا جن لوگوں کو وقالت
کا علم حاصل نہیں ہے۔ دیکھئے اب اس کی کو ئی حیثیت ہی نہیں ہے اب وہی
وکیل ان علوم کی بنیاد پر جج بن گیا اور جج بنے کے بعد اس نے فیصلے کر نے
شروع کر دئیے جس جو چا ہے بھا نسی دے دی جس کو چا ہئے معاف کر دیا ۔
جس کو چا ہے سزا دے دی تو اب یہ دو پو زیشن سوال ہے آپ کے ایک بحیثیت
علم کے حیثیت بنناور ایک علم کے ساتھ ساتھ بحیثیت اختیار ات کے کسی آدمی
کی حیثیت کا کاٹنا تو جب اللہ تعالیٰ نے علم الاسماء سیکھا دیئے تو آدم کی حیثیت
ثا بت ہو گئی علم کے اعتبار سے اور جب اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی نیا بت یعنی
انتظامی امو ر سے متعلق اختیارات منتقل کر دئیے اب اس کی حیثیت جو ہے یعنی
جس طرح اللہ تعالیٰ نے کہا یہ چا ہتے ہیں آدم نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی کو
اس طرح اب کا ئنات میں بہت بڑی زمین کے اوپر دو احادیث سے بھی ثابت ہے
قرآن پاک سے بھی ثابت ہے دو قسم کے نظام ہیں وہ ہمارے سامنے ہیں ایک
نظام کی حیثیت علمی ہے اب مثلاً اس طرح ہم پاک ہونگے ،اس طرح نا پاک ہو

نگہ، اللہ تعالیٰ کے لئے فلاح فلاح عمور جو ہیں وہ پسندیدہ ہیں ،فلاح فلاح عمور
جو ہیں وہ نا پسندیدہ ہیں اگر ہم اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ باتوں پر عمل کر یں
گے تو ہمیں جنت ملے گی ،اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ باتوں پر عمل نہیں کر یں گے
توہم جنت سے محروم ہو جا ئیں گے ۔ابھی ہمیں کچھ پتہ نہیں کہ جنت کیا
ہے ؟دوزخ کیا ہے ؟صلہ کیا ملے گا ؟مثلاً آپ نے سنا ہو گا ثواب اب اگر انسان
اپنی زندگی میں گنے لگے تو اربوں کھر بوںکی تعدادمیں ثواب ملے گا ۔حج کو ہی
آپ چلے جا ئیں ایک نماز پڑھ لیجئے تیس ہزار ثواب ملے گے ۔اگر آپ اس کو گنتی
کر یں تو میرا خیال ہے کمپیو ٹر بھی جواب دے جا ئے گا لیکن ان نیکیوں کا ان
ثواب کا ایک ردی بھر آپ وزن محسوس نہیں کر یںگے اگر آپ با ریک ترین با ریک
تر ین کا غذکا چھوٹے سے چھوٹا پرزہ بنا ئیں اللہ قبول کرے گا۔ اگر اللہ نے قبول
کر لی تو جنت میں لیں جا ئیں گے اور اللہ نے قبول نہیں کی تو یہ نماز ہمارے
منہ پر مار دی جا ئے گی۔ نہ منہ پر مار دئیے جا نے کاکوئی اثر ہو تا ہے حالانکہ
آپ دیکھتے ہیں ہوا چلتی ہے ہوا نظر نہیں آتی لیکن ہوا جب تیز چلتی ہے ایسے
تھپڑے پڑتے ہیں آدمی کے آدمی ہل جا تا ہے اڑ جا تا ہے آدمی چوٹ محسوس کر
تا ہے کیا آپ نے ہوا کی چوٹ محسو س نہیں کی کھلی ہوا ہو تی ہے معلو م
ہوتا ہے جسم کے اندر سے نکلتی ہو ئی چلی گئی۔ہوا کا کام اثر ہو تا ہے اب آج
گر می پڑ رہی ہے مثلاً آپ ذرا ایک گھنٹہ دھوپ میں کھڑے تو ہو جا ئیے پھر
دیکھئے ذرا پھر جا ئیے سائے میں پھر پتا چلے گا پتا چلتا ہے تو ہر چیز کو ہم
محسوس کر رہے ہیں۔ہوا کو محسوس کر رہے ہیں،گر می کو محسوس کر رہے
ہیں،سردی کو محسوس کر رہے ہیں ،خوشبو کومحسوس کر رہے ہیں ،بدبو کو
محسوس کر رہے ہیں، آواز کڑک آواز کو محسوس کر رہے ہیں ،نیچی آواز کو
محسوس کر رہے ہیں ،اب گدھا بولتا ہے اب گدھے کا جوو بو لنے کا ردعمل ہے
وہ بھی آپ کے سامنے ہے اب کو ئل کو کتی ہے اب کوئل کی کوک کا جو آپ کے
اوپر اثر ہو تا ہے وہ بھی آپ کے سامنے ہے ہر آدمی یہ کہتا ہے کو ئل کوک رہی
ہے اب دیکھیں آواز کا جو ردعمل ہے یا اتار چڑھا ئو ہے اس سے اب پیا ر محبت
آپ کسی سے بات کر تے ہیں اس کا بھی اثر ہو تا ہے ،آپ اگر آپ کڑک آواز سے
بات کر تے ہیں غصے سے بات کر تے ہیں اس کا بھی اثر ہو تا ہے اب انتہاء یہ ہے
کہ آپ اگر کسی آدمی کو نفرت و غیرت سے صرف دیکھتے ہیں زبان سے کچھ
نہیںکہتے تو اس کا بھی آدمی کو پتا ہے آپ صرف نیچی نظروں سے آدمی کو
دیکھتے ہیں نہ اس سے بات کر تے ہیں نہ اس کی خیر یت پو چھتے ہیں نہ نام پو
چھتے ہیں صرف میٹھی نظروں سے آپ اسے دیکھتے ہیں آپ مصروف ہو جا تے
ہیں یا درکھئے آپ کیا چا ہتے ہیں اب کس پیا ری بھری نظرو ں سے کو ئی کیا
سمجھ لے ۔اس کا مطلب یہ ہے یہ جو نظر کی جو لہریں ہیںنظر کا جو توجہ ہے
مرکزیت ہے اس کا بھی اثر ہو تا ہے لیکن جب ہم کہتے ہیں ایسا ثواب
محسوس کیا اس کے اندر ہے اس کا کو ئی وزن ہے ہی نہیں یا ہے تو بھئی بتا
ئواب بھئی اتنی نیکیاں ہو تی ہے کسی نے اس کا وزن محسوس کیا ہے تو اس کا

مطلب ہے یہ ایک علم ہے لیکن نیکی ہے اب ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ کہ
نیکی کا کو ئی وجود نہیں نیکی کو ئی چیز نہیں اگر نیکی کو ئی چیز نہیں تو
برائی بھی کو ئی چیز نہیں ہو گی اگر برا ئی بھی کو ئی چیز نہیں ہو گی تو تو
پھر شیطان رحمان کاسا را مسئلہ ہی ختم ہو جا ئے گا ۔ اب مثلاً نیکی کا بھی
وجود ہے بدی کا بھی وجود ہے لیکن اس میں ہم علمی حیثیت میں ابھی آنکھ
نہیںکھلی مشاہدہ نہیں ہوا علمی حیثیت میں ہمیں پتا ہے کہ بھئی ایک آدمی
نماز پڑھتا ہے اب یہ تو اللہ جا نے وہ قبول ہو تی یا نہیں ہو تی بر حال اس کے
کام کو آپ یہ تو نہیں کہہ سکتے بہت برا کام کر رہا ہے۔اب ایک آدمی شراب
پی رہاہے اب وہ اس کا معاملہ اللہ کا معاملہ ہے وہ جا نے ابھی میں رو حانی
دائجسٹ کا وہ لکھ رہا تھااسا مہینے کا صدا ئے جر س اس میں پڑھا تو نور نبی
اس میں ایک حدیث تھی ایک صحابی اس کو شراب پینے کی عادت تھی تو حضور
نے کئی دفعہ ایک دفعہ دو دفعہتین دفعہ چار دفعہ بلا یا منع کیا ڈانٹا تو حضور نے
پھر ڈانٹ ڈپٹ کی تو ایک صاحب وہاں بیٹھے تھے انہوں نے کہا لعنت ہے اتنی دفعہ
حضور کے پاس آیا اس کو اپنی تو بہ پر قائم نہیں ہے تو حضورپاکہ نے فرمایا
نہیں نہیں اس کے اوپر لعنت نہیں کرو یہ وہ بندہ ہے جو اللہ سے اس کے رسول
اللہہسے محبت کر تا ہے بظاہر یہ ہے کہ عمل اس شراب پینے کے عمل کو آپ
تو کسی بھی طرح جا ئز تو کہہ ہی نہیں سکتے تو رسول اللہہ فرما تے ہیں
ٹھیک ہے کمزور ہے اس سے بار بار غللطی ہو گئی ہے ہبار بار معافی مانگنے بھی
آجا تا ہے میرے پاس اسے برا نہیں کہو اب کتنی عجیب بات ہو گئی اب کو ئی
آدمی شراب اس لئے نہیں پئے گا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ صاحب کو ئی محبت
کر تا ہے اس کے ساتھ کو ئی یعنی نہیں تو ایک چیز ہو ئی علمی حیثیت اور ایک
چیز ہو ئی اس علم کی حیثیت کے ساتھ ساتھ اس علم کو آپ استعمال کر یں
اپنے لئے کر یں نوع انسانی کے لئے کریں اللہ کے لئے کر یں کہ یہ جو علم الاسماء
جو ہے یہ تو وہ علوم ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نیابت اور خلافت میں کام کر نے والے
قاعدے پر ہے قاعدے ضابطے تو اسے آگئے لیکن اب ان قاعدوں ضابطوں کے
استعمال کر نے کااسے اختیار بھی دے دیا گیا تو آدم جو ہے اسے ایک علماالاسماء
کی حیثیت سے فضلیت ثابت اور دو سری طرف علوم کی بنیاد پر تخلیقی قانون
کی بنیاد پر تخلیقی فا رمولوں کی بنیاد پر اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے
ایڈمنسٹریٹریشن میںشریک کیا احادیث میں بھی قرآن پاک میں بھی اب حضرت
موسیٰ علیہ السلام اب کا نام لیا جا تا ہے کہیں اس کا تذکرہ تو ہے ہی نہیںعربی
آیت ...موسیٰ علیہ السلام نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ پایا عربی آیت ...ان
بندوں میں سے ایک بندہ پا یا نام نہیں رکھا لیکن مو سیٰ علیہ السلام کا اللہ
تعالیٰ نام لے رہے ہیں تواس میں بہت سارے لوگ ایک بندے سے ملوایا حضرت
موسیٰ علیہ اسلام سے وہ آتے ہیں رحمت العالمین اور اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی
رحمت خاص سے یعنی وہ خصوصی علم عطا کیا کسی کو نہیںسیکھا تے اب سوال
یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پیغمبر ایک ذلیل و قدر پیغمبر ہیں کسی

بھی طرح ان کی شان میں کو ئی گستاخی بھی نہیں آسکتی کسی بھی علما ن
سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام چھوٹے اوربندے بڑا ہے
بندے پیغمبر نہیں ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام پیغمبر ہیں ان وہ دونوں ساتھ
ساتھ چلتے ہیںالسلام و علیکم وعلیکم السلام آپ وہی ہیں جو آپ کو اللہ تعالیٰ
نے علم عطا کئے ہیں تو حضرت مو سیٰ علیہ السلام نے فرمایا وہ میں سیکھنا چا
ہتا ہوں آپ سے اب آپ غور فرما ئیں ایک پیغمبر ایک عام بندے کے پاس جا رہا
ہے علم سیکھنے کے لئے اس میں کو ئی ایسی بات نہیں ہے اس میںکو ئی پیغمبر
کی کو ئی کمی ہو تی یا خدا نخواستہ کو ئی تدیل ہو تی نہ ایسا نہیں ہو تا
پیغمبر وہ بندہ پیغمبر نہیں ہے لیکن موسیٰ علیہ السلام اس کے پاس جا رہے
ہیں لیکن جہاں پیغمبر ہیںاس بندے سے افضل ہے لیکن بات یہ سامنے آئی اللہ
تعالیٰ نے علم سیکھا یا تواس بندے نے کہا صاحب بات یہ ہے کہ آپ بڑے لوگ ہیں
پیغمبر ہیںیہ جو علوم اللہ تعالیٰ نے مجھے سیکھا دئیے ہیں یہ آپ سیکھ نہیں
سکتے آپ سے بر دا ش نہ ہو ئی کہا میں تو اتنا سفر کر کے آیا ہوں آپ کے پاس
خیر بات طے ہو ئی کہ صاحب جو کچھ میں جا نتا ہوں یا جو کچھ میں کرو ں
اس میں آپ کو سوال نہیں کر نا انہوں نے کہا ٹھیک ہے وہاں سے وہ دو ونوں
چلے ایک سمند ر کے کنارے ایک گا ئوں تھا وہاں سے چلے آئے اور جا کر کشتی میں
بیٹھ گئے وہ لوگ جا نتے تھے کہ بھئی یہ بزرگ آدمی ہے ا نہوں نے جناب ان سے
کرا یہ نہیں لیا کشتی میں بیٹھا لیا جیسے کو ئی جان پہچان میں اب جیسے میں
کسی بس میں بیٹھ جا ئو ں وہاں میرا بھا ئی کو ئی کنڈکٹر ہو یا دیواور ہو ظاہر
ہے مجھ سے کرایہ نہیں لگا وہ یا لگے گا اب پھر وہ کرایہ نہیں لیا خیر بیٹھے رہے
باتیں کر تے رہے انہوں نے مو قعہ دیکھا اس بندے نے اور اس نے کشتی کا ایک
تختہ اکھاڑ دیا کشتی کا تختہ اکھا ڑ دیا ظا ہر ہے پا نی اس میں بھر نا تھا انہوں
نے کہ اتر کے دو سری کشتی میں چلے گئے اب جب وہ اتر گئے توموسیٰ علیہ
السلام نے کہا آپ عجیب آد می ہیںاس نے آپ کواتنی عزت دی آپ سے کرا یہ
بھی نہیں لیا آپ نے اس کی کشتی میں سوراخ کر دیا یہ کیا بات ہو ئی یہ تو بڑی
عجیب و غریب بات ہے شرمندگی بات نہیں ہو ئی تو اس بندے نے کہا دیکھئے
ہمارا اور آپ کا فاصلہ تھا تو انہوں نے کہا ٹھیک ہے ٹھیک ہے کشتی سے اتر کر
کسی ایک گائوں میں چلے گئے وہاں گا ئوں میں ایک گھر دیکھا کندی بجا ئے اندر
سے ایک پتلا سا آدمی آیا بولا کیا ہے کہنے لگے بھئی مسافر ہے رات کاٹنی ہے تو
اس بندے نے بہت اچھی میزبانی کی اتنا اچھا بسترا دیا اتنا اچھا کھا نا دیا اب بعد
میں جب سب سو گئے وہ بندہ اٹھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی اٹھا یا
اور ان کاایک بچہ تھا بڑا خوبصورت سامار دیا موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ آپ
نے کیا عجیب حرکت کی ہے قاتل کر دیا جو معافی نہیں قاتل کابدلہ تو قاتل ہی
ہے آپ نے قاتل کر دیا تو انہوں نے کہا بات سنو اب یہاں سے بھا گ چلو یہ تو بعد
کی بات ہو گی قاتل کر دیا یہ پکڑے جا ئیں گے یہاں سے بھا گو اب گھر آگئے پھر
کہنے لگے اس نے ہمیں اپنے گھر بلا یا کھا نا کھلا یا سو لا یا پو چھا بھی نہیں تم

کون ہو ہم نے اس کے احسان کا یہ بدلہ دیا اس نے کہا مارا لیکن ہمارا سوال یہ
ہے کہ آپ نے کہا تھا آپ کوآپ سوال نہیں کریں گے کہنے لگے ہاں اب میں سوال
نہیں کروں گا اگر اب میں سوال کروں تو اب میں یعنی تیسری بار سوال کروں
پھر میرے اور آپ کی جدا ئی ہے اور ہم دونوں الگ الگ اب وہ کسی اور گا ئوں
میں گئے وہاں با رش ہو رہی تھی بھوکے تھے وہاں جا کر کہا یہ کس کا گھر ہے
کہنے لگے فلاح صاحب کا گھر ہے آپ چا ہئے تو آپ دیوار بنا دیتے آپ کی
مر ضی آپ یہ بنا ئوں یا نہ بنائووے جناب انہوں نے دیوار بنا دی نہ اس کی کو ئی
ہجرت لی نہ پیسے لئے انہوںنے کہا لو تم عجیب آدمی ہو بھوکے ہیں اس سے
پیسے ہی لے لیتے ہم رو ٹیا ں ہی لے ہجرت لے لیتے کہ بھئی تم ہمیں کھانا ہی
کھلا دیتے تو اس بندے نے کہا میں کو ئیاا بات نہیں کہہ رہا ہومیں ابھی فرما یا
ہے آپ نے میاں کو ئی سوال کرو ں تو میرے اور آپ کے درمیان جدا ئی ہے لہذا
لسلام و علیکم...موسیٰ علیہ السلام کو بڑا فسوس ہوا تو اس بندے نے کہا کہ
اب میں آپ کو اس بات کی تشریح بھی کر دیتا ہوں کہ میں نے کیا کیا ہپہلی بات
یہ ہے میں نے جو بھی کچھ کیا اس میں میری مر ضی قعتااور اللہ کے چا ہنے سے
کیا اللہ کی مر ضی سے کیا وہ جو بچے نہیں کشتی وہ کشتی میں جو سو ر اخ
کیا وہ یتیموں اور بیوہ کشتی تھی با دشا ہ کا حکم تھا کہ جو اچھی کشتی ہو
اس کو اٹھا کرلے آئے هو اب یہ کشتی نئی تھی اوراس کشتی کے اوپر اس خادم
کی نظر پڑ جاتی تو وہ یتیموں کا سہارا اب ظاہر کہ کہ بادشاہ کے خادم آئیں گے
تو وہ تختے نہیں ہے تو چھوڑ جائیں گے ہجب وہ چھوڑ جا ئیں گے وہ پھر دو کیلے
مار کر تختے ٹھوک لیں گے ہاور کشتی اس کی بچ جا ئے گی اور رزق کا جو معاملہ
ہے اب رہے گیا ہے صاحب وہ بچہ جو میں نے گلہ گھوٹ دیا مار دیا اسے ختم کر
دیا تو اس کے باپ کو تو آپ نے دیکھ لیا کتنا مہمان نواز کتنا سخی کتنا نیک اور
مسافر نے جا کر آواز دی اور ا س نے یہ بھی نہیں پو چھا کہ آپ کہاں سے آئے ہو
کو ن ہو کیا ہو ا اپنے گھر میں ٹھہرا یا اچھا سو لا یا تو یہ بچہ جو ہے یہ اس کی
آگے چل کر بہت پریشانیاں کر تا بہت تکلیف ہو گی اس کو اس کی شرا فت اس
کی نیا بت جو ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی نیکی کو سامنے رکھا اس کی سخاوت
کو سامنے رکھا اس کی بڑا ئی کو سامنے رکھا اس کی میزبانی کو سامنے رکھ کر
یہ فا صلہ فرمایا یہ بچہ اٹھا لیتے ہیں اور اسے نیا بچہ دیں گے جو بہت اچھا ہو گا
اور اس کے میزاجی مطا بق اس نیکی کہی بدلے میں اللہ تعالیٰ اسے ایک اچھی
اولاد عطا فرما تے ہیاور بھئی وہ جو دیوار کا مسئلہ ہے دیوار کی صورت یہ ہے
کہ اس دیوار کے نیچے خزانہ تھااور وہ یتیموں کا ہے اوران کا باپ بہت نیک تھا وہ
اللہ میاں نے اس کو محفوظ کر دیا اب با رش ہو ئی اب آپ نے دیکھا کہ دیوار گر
گئی تھی ہم نے یہ سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہا کہ یہ اور با رش ہو تی سب
سامنے آجا تا خزانہ تو لوٹ ما ر پڑ جا تی بچے چھوٹے چھوٹے ہیں اسقابل ہی نہیں
کہ اپناحق قبول کر سکیں تو اللہ تعالیٰ نے کہا یہ دیوار اس وقت گر ے جب بچے
اسقابل ہو جا ئیں کہ لہذا ہم نے دیوار بنا دی اب جب ہو گا بچے بڑے ہو نگے

جوان ہو نگے پھر با رش ہو گی یا جو بھی صورت ہو دیوار گرے گی اور وہ خزانہ
بچوں کو مل جا ئے گا اور اس کے باپ کی جو نیکی ہے اس نیکی کا بدلہ اللہ
تعالیٰ اسے دے گا ۔اور جہاں تک میرے اور آپ کے علوم کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ
نے اشا رہ کیا دیکھو وہ چڑ یا بیٹھی ہے کہنے لگے جی بیٹھی ہے تو انہوں نے کہا
دیکھو اس نے ابھی چو نچ میں دا نہ اٹھا یا تو کہنے لگے بھئی اللہ تعالیٰ کا معاملہ
ایسا ہے اللہ تعالیٰ کے علوم جو ہیں وہ سمندروں سے بھی کئی زیا دہ ہیاور
میری اور آپ کی حیثیت اتنی ہے جتنی تو آپ کا علم آپ کا ہے میرا علم میرا ہے
آپ کاک علم میں نہیںجا نتا میرا علم آپ نہیں جا نتے تو آپ اس میں نہ رہیں کہ
مجھے یہ علم نہیں آتا لیکن اب آپ تو پیغمبر ہیں میں تو پیغمبر نہیں اب دیکھئے
یہ جو پیغمبر ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کا پیغام یہ آتا ہے کہ تصوف سے
انسان کو تمام حیوانات سے نکال دے ممتاز کر رہے ہیںاللہ اور اللہ کے بنائے ہو ئے
قاعدے ضابطے لیکن وہ بندے جو ہے وہ امین ہے امانت کا یعنی اللہ تعالیٰ کا
جوایڈمنسٹر یٹرہے تکمیل ہے اس میں اس میں وہ بندے ہے اور اس
ایڈمنسٹریشن میں اس بندے کی اپنی ایک حیثیت ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام
کا بھی علوم ہے اور پیغمبر کا علوم ہے کیونکہ دو نوںعلوم الگ الگ ہیںکیونکہ مو
سیٰ علیہ السلام اسے بر داش نہ کر سکے لیکن اس بندے نے صاف صاف بتا بھی
دیا علم ایک ایسی چیز ہے چڑریا نے ایک قطرہ منہ میں ڈالا ہے اس کے برا بر ہے
با قی عالم اللہ ہے تو امانت سے مرا د یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جو کا ئناتی نظام
ہیں ایڈمنسٹریرشن ہے اس میں اس بندے کا عمل داخل ہو اللہ تعالیٰ کی دے ہو
ئے اختیار کے مطا بق رسول اللہﷺ کے اوپر جب یہ آیت نا زل ہو ئی پڑ ھا ہوا تو
حضور ﷺ نے فرمایا میرے بھا ئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کچھ اور دیر صبر کر
تے تو اللہ تعالیٰ کی نشانیا ں کچھ حضور ﷺ کی بنیاد پر انسان کو تمام مخلوقات
پر فضلیت حاصل ہے شرف حاصل ہے اور امانت کی بنیاد پر انسان اللہ تعالیٰ کے
ایڈمشن ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو تو فیق دے اللہ تعالیٰ ہمیں دنوں علوم کی
روشنی حاصل ہو ایک علو م شریعت کے علوم ہیں اور ایک علوم تکبیر کے علوم
ہیںدونوں علوم جو ہیں ایسا نہیں ہے دونوں الگ الگ ہیں تکبیر کا آدمی کتنا بھی
بڑا ہو اس کو بر حال پیغمبر کے علم منتقل کر نا ہے اور پیغمبر جو ہے تکمیل کے
آدمی ہے لہذا یہ تو ہو تا ہے پیغمبر خود تکمیل کا آدمی ہو تا ہے اب ایک رسول
ہے ایک پیغمبر ہے اور ایک نبی ہےاور رسول اور پیغمبر ایک ہے نبی رسول اور نبی
رسول جو ہے وہ ان علوم کا حامل ہو تا ہے جو علوم شریعت کہلا تے ہیں یعنی
انسان حیوانات سے الگ ہو کر کس طرح زندگی گزارے اور اللہ اور اللہ کے
رسول اللہﷺ کے مطا بق اور نبی جو ہے وہ ایڈمنسٹریٹر ہے ایسا کم ہو تا ہے جب
وہ آدمی نبی ہو تا ہے جب یہ رسول اللہﷺ کی شا ن اقدس کا حال یہ ہے کہ
حضور تمام پیغمبر وں سے بھی ہیٹ ہیں اور تمام ایڈمنسٹریٹر تمام کے بھی ہیٹ
ہیں نبی بھی ہیں اور رسول اللہﷺ بھی ہیں اور کسی نے کہا نے بعد خدا رسول
اللہﷺ اللہ کے بعد کا ئنات میں پیغمبر کی حیثیت سے یا تکمیم کی حیثیت سے یا

نبی کی حیثیت سے کو ئی میڈیم ہو تا ہے کائنات اللہ تعالیٰ میں اور اور اسی کو
مقام محمود کہا جا تا ہے مقام محمود کامطلب یہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے
اپنے لئے پسند کر دیا تو یہ ساری جو کا ئنات ہے یہ ڈائریکٹ نہیں چل رہی اب
جیسے آپ بجلی بنا تے ہیں پا ور اسٹیشن سے ڈائریکٹ نہیں آتی دائریکٹ آئی ہی
نہیں سکتی تو ظا ہر ہے اس کے لئے کتنی ہائی ٹینشن اور کتنی فلاح تو کتنی
صورتیں ہو تی ہیں تو اسی صورت سے یہ جو کائنات کا اسپیریشن اک جو فرق
ہے وہ سارا کا سارا پہلے اللہ تعالیٰ کی طر ف سے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ کے بعد
رسول اللہﷺ کے ذہن میں آتا ہے اور رسول اللہﷺ کے ذہن سے یہ پو ری کائنات
میں پھیلتا ہے اسی با ت پر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ الحمد اللہ
رب العالمین ...کہ میں عالمین کے لئے وسائل پیدا کر تا ہوں وما ارسلنا ک ...اور
میںنے محمد رسول اللہﷺ کو ان وسائل کا تقسیم کا بندے قرار دے دیا ہے ۔اللہ
تعالیٰ ہم سب کو رسول اللہﷺ کے نقش وقدم پر چلنے کی تو فیق عطا فرما ئے
اور ہمیں جو ہمارا شرف ہے آدم کا جو شرف علم الاسماء کا اور آدم کا جو
شرف ہے امانت کا تو اس کی تلاش کی طرف اس

کی جدو جہد کی طرف ...اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 111

Track 2

Time 24:57

۲۔یقین کیا ہے ؟

... اعوذ با اللہ

... بسم اللہ

یہ سوال ہے کہ جس طرح دنیا میں ایک امانت ہو تی ہے انتظامی امو ر پا ئے جا
تے ہیںاسی طرح اللہ تعا لیٰ کے ہاں بھی انتظامی امور ہو تے ہیں وہ انتظامی
امور انسان چلا تے ہیںاور ان کے معون تحت فرشتے ہو تے ہیں ۔حدیث میں اس
کا بہت تذکر ہ ہے ۔قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس کا تذکر ہ فرما یا ہے ۔
مثلاًحضرت آدم علیہ السلام کی پیدا ئش کے وقت فرشتوں سے اللہ تعالیٰ نے
فرمایا کہ میں زمین میں اپنا نا ئب اور خلیفہ بنا نے والا ہوں پھر اللہ تعالیٰ نے نیا
بت اور خلا فت کے علوم آدم کومنتقل کئے ۔نیا بت اور خلافت کے علوم منتقل

کرنے کے بعد یعنی علم الاسماء سیکھا نے کے بعد فرشتوں سے کہا کہ تم آدم کی
حاکمیت قبول کر و فرشتوں نے آدم کی حاکمیت کو قبول کیا ۔جنات نے آدم کی
حاکمیت کو قبول کیا اور جس گروہوں نے آدم کی حاکمیت کو قبول نہیں کیا وہ
اللہ تعالیٰ کا نا فرمان اور با غی گروہوں نے فرمان ہوا ۔آج بھی یہی صورت
حال ہے۔ آپ جس ملک میں رہتے ہیں کسی بھی ملک میں رہتے ہوں وہاں کا ایک
قانون ہے۔ ا س قانو ن کے مطا بق وہاں لوگ ملک پر حکمرانی کرتے ہیں۔لیکن
کچھ لوگ اگر اس قانون کی پا بندی نہ کریں ۔تو صدا کے مستحق ٹھہرا ئے جا تے
ہیں اور اگر لوگ قانون کو ما ننے سے انکار کر یں انحراف کر یں ۔وہ لوگ ملک
اور قوم کے باغی کہلا تے ہیں اس کی وجہ یہ ہے۔ اگر ملک کے قانون میں رکھنا پڑ
جا ئے لوگ اس پر عمل نہ کر یں تو ساری منقت میں بدبو پھیل جا ئے گی ۔اور
امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو جا ئے گا لوگ ایک دوسرے سے محفوظ نہیں رہے گے
۔اسی طرح اللہ کے معاملات ہیں اللہ تعالیٰ کے ایڈمشین میں کو ئی رکھنا پڑ جا
ئے یا اللہ تعالیٰ کے ایڈ منسٹریشن کو چلا نے والے لوگ اللہ تعالیٰ کی مشعت کے
اور اللہ تعالیٰ کی حکمت کے اللہ تعالیٰ کے بنا ئے ہو ئے قوانین کے پا بند نہ ہوں
تو وہاں بھی بہت بڑی خرابی پیدا ہو سکتی ہے۔ مثلاً چا ند اور سورج کا ایک
نظام ہے۔ لا کھوں کروڑوں سال سے چا ند اور سورج جس اقتدار پر چل رہے ہیں
جس طرح سورج غروب ہو رہا ہے۔ طلوع ہو رہا ہے۔ اسی طرح چا ند طلوع ہو
رہا ہے۔ غروب ہو رہا ہے۔ ۔اگر اس میں رکھنا پڑ جا ئے تو کا ئنات میں افرا تفری
پھیل جا ئے گی ۔لاکھوں سال سے ایک ہی طریقہ پر یعنی مشرق سے نکل کر
مغرب میں غروب ہو نا اس بات کی علامت ہے۔ کہ کو ئی بہت بڑی ہستی ہے۔
جس ہستی کے نظام میں چا ند اور سورج کا نظام قائم ہے۔ زمین کا نظام قائم
ہے۔ ز مین کے اوپر پیدا ہو نے والی کا نظام قائم ہے۔ مثلاً جب ہم پیدا ئش کی دنیا
میں جا تے ہیں جہاں ہماری پیدا ئش واقع ہوتی ہے۔ ابتدا ئی دور میں ہم یہ
دیکھتے ہیں پیدائش کے دور میں ایک اصول ہے۔ ایک قاعدہ ہے۔ ایک ضابطہ ہے۔ ہ
جہاں تک پیدا ئش کا تعلق ہے۔ اس کا طریقہ ایک ہی ہے۔ جہا ں تک نشو ونما کا
تعلق ہے۔ اس کا تعلق ایک ہی ہے۔ جہاں تک ماں باپ کا تعلق ہے۔ وہ بھی ایک
ہی طریقہ ہے۔ لیکن جب ہم مقداروں کے اوپر غور کر تے ہیں تو ہمیں یہ نظر آتا
ہے۔ کہ تا ریخ انسانی میں کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ بکر ی سے بھیڑ پیدا ہو
گئی ہو یا بھیڑ سے کبوتر پیدا ہو گیا ہو یا کبوتر سے چیل پیدا ہو گئی ہو اربوں
کھربوں سال بھی اگر اس زمین کی عمر ہے۔ اس اربوں کھربوں سال میں ایک
بھی مثال ہمارے سامنے نہیں ہے۔ کسی بلی نے چوزے کو جنم دیا ہو کسی مر غی
نے بلی کو جنم دیا ہو اس سے یہ پتا چلتا ہے۔ ایک کا ئناتی نظام ہے۔ ایک سسٹم ہے۔
وہ سسٹم پو ری طرح قائم بھی ہے۔ اور متحرک بھی ہے۔ اس میں کسی بھی طرح
کو ئی نہ تبدیلی ہو تی ہے۔ نہ اس میں کو ئی تاتر واقع ہو تا ہے۔ ۔نوع انسانی
میں اس وقت آبا دی پا نچ ارب کی آبا دی ہے۔ ہر آدمی ایک ہی طرح پیدا ہو تا
ہے۔ ماں بھی ایک ہو تی ہے۔ با پ بھی ایک ہو تا ہے۔ ایک ماں باپ کے پانچ چھ دس

اولادیں ہو تی ہیں ۔لیکن اس نظام کا کمال دیکھیں کہ ایک ماں سے آٹھ بیٹے پیدا
ہو نے والے اس میں ہر بیٹا اپنا الگ ہے۔ ہر بیٹے کی شکل و صورت الگ ہے۔
حالانکہ آنکھ، ناک ،کان ،دماغ ،ہا تھ پیر چہرہ سب کچھ ایک جیسا ہی ہے۔ لیکن
وہ آٹھ کے آٹھ بیٹے بالکل مختلف ہو تے ہیں جسامت میں مختلف ہوں گے شکل و
صورت میں بھی مختلف ہوں گے ۔ان کی سوچ اور طرز فکر بھی مختلف ہو
گی ۔کو ئی غصے والا ہو گا کوئی نرم دل ہو گا کو ئی کا لے رنگ کا ہو گا کو ئی
گو رے رنگ کا ہو گا کوئی بہت ہی گو رے رنگ کا ہو گا کو ئی ضدی ہو گا کو
ئی با اخلاق ہو گا کوئی بد اخلاق ہو گا ۔ایک ماں سے آٹھ بیٹے پیدا ہو ئے آٹھ بیٹے
پا نچ ارب آبا دی کا جب ہم تذکر ہ کر تے ہیں تو پا نچ ارب آبا دی کی انگوٹھے کا
نشان الگ ہے۔ حالانکہ ہا تھ سب کا ایک ہی ہے۔ پا نچ انگلیاں ہیں تو یہ جو اتنا بڑا
سسٹم ہے۔ اتنا بڑا نظا م ہے۔ یہ بغیر کسی قاعدے کے بغیر کسی ضا بطے کے یہ جو
ہماری عام زندگی ہو ئی اب آپ دیکھیں ہر آدمی کے اندر ایک عجیب و غریب
سسٹم ہے۔ آٹومیٹک نظام ہے۔ سارا کا سارا دل بھی حر کت کر رہا ہے۔ پھیھڑے بھی
حر کت کر رہے ہیں گر دے بھی حر کت کر رہے ہیں آدمی کی آنتیں بھی پیٹ میں
آنکھ کی طرف جا ئیے تو پلک بھی جھپک رہی ہے۔ اور یہ سب عمل جو ہے۔ اس
طرح آٹومیٹک ہو رہا ہے۔ جس طرح یہ پتا نہیں چلتا کہ یہ بر قی نظام کیسے ہے۔
کہاں سے بجلی کے تار ہے۔ اور یہ بھی ایک نظام کا حصہ ہے۔ کہ تا رجو بر قی ختم
ہو جا تا ہے۔ تو انسان میں حرکت موجود نہیں ہو تی بالکل حر کت نہیں ہو تی
نہ معدے کا نظام کام کر رہا ہے۔ نہ آنتوں کا جتنا بھی آپ کا ئنات پر غور کر یں گے
تو ایک بات آپ کو وہاں نظر آئے گی کہ یہ ایک میڈیکل نظام ایسا سسٹم میڈیکل
نظام جس میں انسان کو اپنا کو ئی ذاتی نہیں مثلاًآپ دھوپ کی طرف غور کر
یں جو انسان کی ضرورت کے قابل ہے۔ وہ انسان کو نہیں ملے گا تو اس دھوپ کے
اوپر انسان کا کو ئی اختیار نہیں ہے۔ سورج نکلتا ہے۔ تو دھوپ ہے۔ پا نی پانی کے
بارے میں آپ جتنا بھی غور کر تے چلے جا ئیں گے تو آپ کے سامنے یہ بات آئے گی
کہ انسان پا نی پئے گا لیکن یہ بات آپ کے سامنے کبھی بھی نہیں آئے گی کہ پا نی
کے اوپر آپ کا کو ئی اختیار نہیں توبا رش اوپر سے پہاڑوں سے پا نی نہ آئے جب
بھی نالوں دریائوں میں آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے زمین کے اندر اللہ تعالیٰ پا نی
کی نہریں نہ جا ری کر دے آپ کچھ نہیںکر سکتے کچھ نہیں کر سکتے جب پا نی
کا پینے کا تذکرہ آتا ہے۔ تو وہاں بھی انسان کو اختیار حاصل نہیں ہے۔ ۔جب تک
اللہ تعالیٰ اسے زندہ رکھنا چا ہتے ہیں تو وہ کب کیسے مالک کم پئو زیادہ
پئولیکن تا ریخ انسانی میں کو ئی ایک فرد ایساپیدا نہیں ہو اکہ جس نے پا نی
نہیں پیا ہو اور وہ زندہ ہو۔یعنی اگر انسان کو زندہ رہنا ہے۔ تو اس کی مجبوری
ہے۔ کہ اسے پا نی پینا ہے۔ وہ پا نی پئے گا اب اگر ہم یہ کہے۔ کہ انسان تو یہ بھی
نظام کا ایک حصہ ہے۔ کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا کس طرح پیدا کیا کس
طرح ماں کے پیٹ میںنشو ونماہو ئی پیدا ئش کے بعد کس طرح اس کو وسائل
فراہم کئے گئے۔یہ سب اگر کو ئی انتظامیہ نہ ہو توکا ئنات کو چلا نے کے لئے جو

سسٹم ہے اس سسٹم کو رو حانیت میں تکمیل کہتے ہیں ۔جس طرح پا کستان میں ایک ہمارا

Low

ہے ایک قانون ہے اور ہر پا کستان کواور ہرپاکستان کو ہر پا کستانی کو ایک لو
ایک قانون پر عمل کر نا ہے اس لئے کہ وہ پا کستانی ہے اور عمل نہ کر نے والے
لوگ اس ملک سے با غی ہو گئے ۔اب غور یہ کر یں کہ ایک ملک بغیر آڈر کے لو
کہ نہیں چلتا تو اتنا بڑا تخلیقی نظام اللہ تعالیٰ کا کیسے ہے بغیر انتظام کے کیسے
ہے ۔جیسے آپ کے ہاں ڈپٹی کمشنر ہیں ،کمشنر ہیں ،پو لیس ہے ،سیکٹری
ہے ،ڈپٹی سیکٹری ہے ،صدر ہے وزیر اعظم ہیں پو را ایک نظام ہے کڑی در کڑی
انتظامیہ امور چلانے والے یہ چھوٹے امور میں جس طرح نظام ہے اسی طرح اللہ
کا ایک نظام ہے جو کا ئنات میں پھیلا ہے جو کا ئناتی نظام کو لوگ کنڑول کرتے
ہیں انہیں کہا جا تا ہے انہیں صاحب خدمت اہل اولاد بھی کہا جا تا ہے ۔انہیں
منصور صاحب نے یہ سوال کیا ہے کہ اہل تکمیل کون ہو تے ہیں اہل تکمیل کون
ہو تے ہیں اور اہل تکمیل کیا کام کر تے ہیںاور ان کے سپر د کیا کیا کام ہیں تو
قرآن پاک کی اس آیت کی طرف ہم غور کر تے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں
نے زمین پر اپنا نا ئب اور خلیفہ بنا دیا خلیفہ سے مرا دنا ئب ہے ایسا نا ئب جو
اس کی نیا بت کر ے اس کے اختیار استعمال کر ے جس نے اس کو نا ئب اور خلیفہ
بنایا ہے ۔تو یہ تکمیلی نظام جو ہے ایڈمینشن کا تو یہ سب آدم حوا کی اولاد چلا
تی ہے اورمعاملت جو ہے انسان بھی کر تے ہیں اور انسانوں کے ساتھ فرشتے
بھی کر تے ہیں قرآن پاک میں اس تذکرے وضاحت جو ہے وہ حضرت مو سیٰ
علیہ السلام کے قصے میں بیان کی گئی ہے ۔بتا یا جا تا ہے کہ حضرت مو سیٰ
علیہ السلام بہت بڑے علم قدر پیغمبر تو تھے ہی جیسے سب جا نتے ہیں ان کے
ذہن میں یہ بات آئی کہ کیا مجھ سے بھی زیادہ کو ئی علم جا نتا ہے جو علوم
مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا کر دئیے ہیں کیا اس کے علاوہ بھی کو ئی علم ہے اللہ
تعالیٰ نے حضرت مو سیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ تم اس بندے کو تلاش کر و تو
تمہیں علم نظر آئے گا حضرت موسیٰ علیہ السلام اس بندے کی تلا ش میں نکلے
واقعی با لاخر وہ بندہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مل گیا جس کو روھانی
لوگ فکر کا نام دیتے ہیں لیکن قرآن پاک فرماتا ہے ...عربی ...کہ ہمارے
بندوں میں سے ایک بندہ پا ئے گا ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ پا ئے گا کا مطلب
یہ ہے کہ وہ بندہ ہمیشہ رہے گا یعنی وہ بندہ نظام کا ئنات سے اس کا ایک
عمل بن جا ئے گا یہ تسلسل کہ اس کا نا م فضل رکھا قرآن میں ہے ہمارے بندوں
میں سے ایک بندے کے موسیٰ علیہ السلام کی جب ملا قات ہو ئی اس بندے سے تو
انہوں نے کہا جو صاحب آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو علوم عطا کئے ہیں وہ میں
سیکھنا چا ہتا ہوں تواس بندے نے یہ کہا کہ آپ وہ علوم نہیں سیکھ سیکھتے اس
لئے کہ جو علوم مجھے اللہ تعالیٰ نے سیکھا ئے ایڈمنسٹریشن کے ہیں یہ بہت بڑی

بات ہے کہ یہ ایک بڑا پڑھا لکھا پرو فیسر ہے وہ اگر یہ کہے صاحب میں
کمشنری چلا لوں گا تو کر سی چلا لوں گا تو یہ نہیں کر سکتا اس لئے پڑھنا پرو
فیسر ہو نا یہ الگ بات ہے کمشنر کا کام کمشنر کا عہدہ کمشنرکی تعلیم
کمشنر کو جس قانون جاننا ضروری ہے وہ آنا ہے اس بندہ نے کہا کہ اب جو میرا
علم ہے وہ نہیں سیکھ سکتےانہوں نے کہا نہیں میں سیکھوں گا ہشرط وہی
کو ئی ایسی بات دیکھیں جو آپ کی عقل میں نہ آئے آپ سوال نہ کر یں بات طے
ہو گئی پھر آپ نے یہ پڑھا ہی ہو گا کہ وہ کشتی میں بیٹھ گئے اور اس کشتی
میں سوراخ کر دیا انہوں نے کہا بھئی آپ عجیب آدمی ہیں آپ نے کشتی میں
سوراخ کر دیا اور وہ تو اتنے اچھے لوگ ہیں آپ سے انہوں نے کشتی کا کرا یہ
بھی نہیں لیا تو اس بندہ نے کہا دیکھئے صاحب ہم نے آپ سے کہا تھا داخل نہ
دیںتو پھر وہ مہمان رہے بڑی خاطر داری کی اب جب صبح ہو نے لگی سارے لوگ
سو رہے تھے انہوں نے بچے کو قتل کر دیا ہموسیٰ علیہ السلام تو پر یشان ہو گئے
بھئی یہ تم نے کیا کیا اتنا بڑا قتل کر دیا اس نے آپ کو گھر میں رکھا بسترا دیا
کھا نا کو دیا آپ کی میزبانی کی تو پھر انہوں نے کہا دیکھو ہم نے کہا تھا نہ آپ
داخل نہیں دینا تو اب آپ یہ غور فرما ئیں کہ یہ تذکر ہ کیسا عجیب ہے ایک
طرف دل جلیل و القدر پیغمبر اور ایک طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام اور د
وسری طرف ایک عام بندہ اصل تو یہ ہو نا چا ہئے تھا کہ یہ عام بندہ ان کی
خدمت میں جا تا جلیل القدر پیغمبر کی اور جو کچھ حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے کیا وہ اس بندہ کو کر نا چا ہئے تھا لیکن یہاں بات دو سری طرح ہو گئی پھر
وہ انہوں نے کہا جی ہم نے آپ سے کہا تھا آپ داخل نہیں دیںگے بولیں گے نہیں
تو اب دو سری دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ بھئی میں اب صبر
نہ کر سکا تو میں اب دو با رہ میں تم سے سوال کرو ں گااور اب میری تمہا ری
جدائی ہے لہذا تیسری مر تبہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا اگر
دیوار بنانے کی مدد لے لیتے تو رو ٹی کی کھا نے کو مل جا تی اور نتیجہ یہ ہوا کہ
کیونکہ حضرت مو سیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ جدا ئی ہو جا ئے گی پھر
میں نے سوال کیا تو وہ آپس میں الگ الگ ہو گئے تو موسیٰ علیہ السلام کو بر
حال افسوس ہوا س بات کا کہ میں قائم نہ رہے سکا اگر میں قائم رہتا تو اور
مجھے چیزیں معلوم ہو تی اس بندہ نے کہا کہ بات یہ ہے کہ ہم جو لوگ ہیںاپنی
مر ضی اپنی منشیعت سے ہیں ہمیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہو تا ہے
وہ کر تے چلے جا تے ہیں اب وہ جو کشتی تھی جس میں میں نے سوراخ کیا وہ
ایک یتیم بیوہ بچوں کی کشتی تھی بیوہ یتیم بچوں کا اس میں درگزر تھا ہے
بادشاہ نے حکم دے دیا ہے کہ جہاں جہاں نئی نئی کشتیاں آئیں ہیں وہ لئے آئیں
اب لوگ آ رہے ہیں کشتیوں پر قبضہ کر رہے ہیں تو میں نے اس مہ٧ں سوراخ
کر دیا تا کہ بادشاہ کے درندے جو ہیں وہ اس کشتی کو ابزار سمجھ کر اس
کشتی کو چھوڑ جا ئیں ہاب وہ چھوٹا سا سوراخ تھا وہ دو بارہ ایک تختہ ٹھوک
کر بچوں کی رو زی تو بچ گئی ہاور وہ جو قاتل ہو گیا بچہ کا وہ ایسی صورت

دیکھ کر کہ آپ نے دیکھ ہی لیا کہ اس کا با پ کتنا نیک ہے اس نے یہ بھی نہیں
پو چھا تم کہاں سے آئے اس نے کوئی خبر ہماری نہیں پو چھی یہ بچہ بڑا ہو کہ
بہت نا لا ئک بہت پر یشانی کا با عث بنے گا اللہ تعالیٰ نے یہ چا ہا اس آدمی کو
بعد میں رات کہ پر یشانی لا ئے گا اللہ تعالیٰ نے اس بچے کو اپنے پاس بلا لیا اور
اس کو ایسا بچہ ایسا سعادت مند اولاد عطا کی کہ اسے زندگی میں کو ئی اولاد
کی تکلیف نہ ہو ہتو اور یہ جو دیوار ہم نے بنائی یہ اس دیوار کی بھی صورت
یہی ہے کہ اس کے نیچے بھی یتیموں کا خزانہ دفن ہے اس کا باپ زمین کے نیچے
خزانہ دفن کر گیا تھا کہ بچے بڑے ہو نگے اور جب بچے بڑے ہو نگے تو ان کو یہ مل
جا ئے گااب جیسے دیوار گر گئی تھی جیسے آپ نے دیکھا با رش میں وہ خزانہ با
ہر آجا تا تو لوگ لوٹ کر لے جا تے کیوں کہ اس کے والدین بہت نیک تھے بڑے
مخیر تھے بڑے مہمان نواز تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس خزانہ کی حفاظت کی
اب جب یہ بچے بڑے ہو نگے یہ دیوار پھر گرے گی اور اس کے اندر سے خزانہ نکلے
گا اور اس ان بچوں کو مل جا ئے گا ہاب یہ دیکھئے یہ ساری جو با تیں جو سنی
قرآن پاک میں اب یہ ساری ایڈمسٹر ہے ہمثلاً کشتی کا بچادینا کہ با دشاہ کے کا
رندے اسے پکڑ کر نہ لیجا ئیں ہایک باپ کی معصومیت اور نیکی کا بدلہ دینا کہ
بچہ نا لائک نکلے گا بعد میں اسے پر یشانی لا حق ہوگی یتیموں کی مال کی حفا
ظت کر نا کر نا اب دیکھئے نہ چھوٹے چھوٹے بچوں کا تو کو ئی بھئی مال اٹھا کر
لیجا سکتا ہے وہ اپنی حفاظت نہیں کر سکتے ہاس سے ایک یہ بھی بات ظا ہر
ہو رہی ہے اس بندے کو اس بندے کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف
لے گئے تھے یہ علم غیب کی تھیں ہیہ ساری با تیں بچہ بڑا ہو گا ہتکلیف ہو جا ئے
گا اور وہاں سے بادشاہ کے کارندے آرہے ہیں کشتی لیجا ئیں گے اور اور زمین کے
اندر سے خزانہ نکلے گا تو لوگ لوٹ لیں گے اور بچے بڑے ہو نگے تو یہ سب کیا ہے
یہ سب مستقبل کی نشا ندہی ہے غیب جو ہے غیب غیب سے وہ بندہ بہ خبر ہے
اور اس غیب بینی کی صلاحیت پر اللہ تعالیٰ کے حکم کی وضاحت ہو ئی جب
موسیٰ علیہ السلام سن رہے تھے تو خاموش تھے یہ بھی بات غور طلب ہے کہ
حضرت موسیٰ علیہ السلام علم القدر پیغمبر ہیں اور صاحب شریعت ہیقتل
جیسے گناہ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس بندے کے اوپر شریعت نا فذ نہیں
کی حالانکہ قتل سے بڑا تو کو ئی گناہ ہی نہیں ہے چلئے وہ تو چھوڑ دیں آپ اب
ہچھوٹا سا سوراخ پیٹ آدمی نے رو ٹی کھا لی اب یہ تو مر ضی کی بات ہے
کر دیا چلو یہ بھی بری بات ہے لیکن قتل جیسا عمل کیسے ہو ا اس بندے سے اور
حضرت موسیٰ علیہ السلام خاموش ہیں کچھ بھی نہیں بول رہے شریعت نا
فذنہیں کر رہے بلکہ اظہار ندامت کر رہے ہیں کہ میں قائم نہیں رہ سکتا اور
آئندہ میں نے تمہا رے معاملے میں داخل دیا میرے تمہارے درمیان جدائی ہے ہتو
اب اس کا مطلب یہ ہے کہ شددوعلوم یہاں اس کا ئنات میں جاری و ساری ہے
ایک علوم جو ہے وہ پیغمبروں کا علم ہے جس میں انسانی فلاح و بہبود انسانی
زندگی اور معاشرے کی تمام عمل اس کے اندر موجود ہے کس طرح انسان کھا ئے

کس طرح پئے کس طرح پاک ہو کس طرح نا پاک رہتا ہے کس اسلاف پر چل کر وہ اللہ تعالیٰ تک اس کی رسائی ہو تی ہے کس اسلاف سے وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جا تا ہے یہ ایک صورت ہے دوسری صورت یہ ہے کہ وہ ایک بندے جو ہیوے جو کچھ کر رہے ہیں وہ اللہ کے حکم سے کر رہے ہیں اب دیکھئے آپ کے سامنے ہے یہ قرآن کا قصہ ہے حضور پاک ﷺ اوپر جب وحی نازل ہو ئی یہ پو ری آیتیں ہیں حضرت جبرا ئیل جب تشریف لا ئے تو حضور پاک ﷺ نے یہ فرمایا کہ میرے بھا ئی موسیٰ علیہ السلام کچھ اور صبر کر تے کچھ اور اللہ تعالیٰ کے معاملات کھلتے تو ایڈمنشن تخلیقی نظام جو ہے وہ بھی انسان ہی انجام دیتے ہیں آدم کی اولاد بھی انجام دیتی ہے پو را ایک بہت بڑا ڈیپاٹمنٹ کے الگ الگ عہدے ہیں ہآذان ہو گئی ورنہ تو ایڈمنشین نظام کے عہدے ہو تے ہیں اور ان سب کے جو سربراہ ہیں اس وقت کائنات میں وہ سیدناحضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام ہیں حضور پاکﷺ کا ایجاز ہے حضور ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی جو رحمت خاص ہے کہ حضور پاک ﷺ شریعت کے بھی رہنما ہیں شریعت کے بھی حاکم ہیں اعلیٰ ہیں ہاور اللہ تعالیٰ کا جو یہ نظام چل رہا ہے ایڈمنسٹریشن کا یعنی کائنات پر حاکمیت حضور پاکﷺ اس کے بھی سربراہ اور رہنما ہیں ہاختتام

.